# تعلیم الصیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ **امابعد** اس رسالہ میں بیان روزہ رکھنے کا کیا جاتا ہے یہ روزہ دوسرا رکن ہے اسلام کا جس طرح کہ لوگ اپنی اولاد کو سات برس کی عمر سے عادت نماز کی ڈالتے ہیں اسی طرح بچوں کو روزہ بھی رکھواتے ہیں اس لئے معلوم کرنا روزے کے طریق کا ہر مسلمان مرد عورت بوڑھے بچے کو ضرور ہے یہ روزہ ماہ شعبان سنہ دو ہجری میں فرض ہوا تھا اسکی فضیلت ویسی ہی ہے جیسے نماز کی جو حکم تارک نماز کا ہے وہی حکم تارک صوم کا ہے بلا تفاوت جبکہ بلا عذر نماز کو عمداً ترک کرے گا یا روزہ عمداً نہ رکھے گا ۔

## فضیلت رمضان و صیام

حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو دروازے بہشت کے کھلجاتے ہیں اور دروازے جہنم کے بند ہوجاتے ہیں شیطانوں کو

Pd. 13162
H.L. 12798
H.L. 12798 B.

جگر بند کر دیا جاتا ہے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بہشت کے آٹھ دروازے ہین اونمین سے
ایک کا نام ریان ہے روزہ دار اُسی دروازے سے بہشت مین جاینگے جو
کوئی رمضان مین روزہ رکھتا ہے رات کو نماز پڑھتا ہے شب قدر مین
جاگتا ہے اسکے سارے گناہ اگلے بخشدیے جاتے ہین ہر عمل ابن آدم کا
دس گنا ہوتا ہے سات سو گُنا تک مگر روزہ کہ اسکو ثواب کا کوئی حد نہین اسلیے
کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ یہ حدیث بروایت
ابوہریرہ متفق علیہ ہے بو دہن روزہ دار کی اللہ کے نزدیک بو مشک سے
بھی پاکیزہ تر ہوتی ہے روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے روزہ مین گالی بکے
شور نکرے بلکہ اگر اوسکو کوئی گالی دے تو کہدے کہ میرا روزہ ہے رمضان مین
اللہ ہر رات کچھ لوگون کو جہنم سے آزاد کرتا ہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
روزہ و قرآن بندے کی دن قیامت کی شفاعت کرینگے انکی شفاعت قبول
ہوگی حدیث انس مین آیا ہے اس مہینے مین ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے
بہتر ہے جو کوئی اس رات سے محروم رہا وہ سب خیر سے محروم
رہا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اس مہینے مین جو کوئی خصلت خیر کرتا ہے وہ برابر
فرض ادا کرنے کے ہے یعنی اجر مین اور جو کوئی فرض بجا لاتا ہے وہ برابر ستر
فرض کے ہے یہ مہینا صبر کا ہے صبر کا ثواب بہشت ہے یہ مہینا مواسات کا
ہے اسمین رزق مومن کا بڑھتا ہے جو کوئی کسیکا روزہ افطار کراتا ہے
اُسکے گناہ بخشدیے جاتے ہین اگرچہ ایک گھونٹ دودھ یا کھجور یا پانی پر
افطار کراے اور جو کوئی کھانا کھلاتا ہے وہ حضرت کے حوض کا پانی پیے گا پھر

له اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ۱۲
له مگر روزہ واسطے میرے ہے اور مین بدلہ دونگا اسکا ۱۲
له اس حدیث کو ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے ۱۲
له اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۱۲

جنت میں جانے تک پیاسا نہو گا یہ وہ مہینا ہی کہ اول اسکا رحمت ہے اور اوسط مغفرت اور آخر آزادگی ہے آگ سے رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِی حضرت رمضان میں ہر قیدی چھوڑ دیتے ہر سائل کو دیتے جنت رمضان کے لئے شروع سال سے سال آیندہ تک طیاری زینت کی کرتی ہے جب پہلا دن رمضان کا ہوتا ہی تو بہشت کے پتون کی ہوا عرش کے نیچے سے حور عین پر چلتی ہے وہ کہتی ہین ای رب تو اپنے بندون مین سے ہمکو ایسے خاوند دے جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہون اور انکی آنکھین ہم سے ٹھنڈی ہون۔

رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعاً

## رویت ہلال

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے روزہ رکھو جب تک کہ ہلال نہ دیکھ لو اور افطار نہ کرو جب تک کہ ہلال کو نہ دیکھ لو اگر بادل ہو تو اندازہ کرو گنتی تیس دن کی پوری کرو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کبھی مہینا تیس دن کا اور کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے لیکن رمضان و ذیحجہ ناقص نہین ہوتے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یعنی تو اب مین ایک دو دن رمضان سے پہلے روزہ رکھنا نہ چاہئے ہان اگر کسیکو عادت ہو تو وہ رکھ لے شک کے دن روزہ رکھنا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرنا ہے ایک اعرابی کے کہنے پر حضرت نے حکم روزہ رکھنے کا دیا تھا اسی طرح ابن عمر کی ہلال دیکھنے پر رَوَاہُ اَھْلُ السُّنَنِ پس جبکہ ایک عدل ہلال کو دیکھ لے تو روزہ رمضان کا واجب ہو جاتا ہے اگر کوئی نہ دیکھے تو شعبان کی گنتی پوری کرے

اس حدیث کو بیہقی نے سلمان فارسی سے روایت کیا ہے ... اسکو فارسی وسلم نے روایت کیا ہے اسکو فارسی وسلم نے روایت کیا ہے اس حدیث کو ... نے روایت کیا ہے

روزہ رکھے اور تیس ۳۰ روزے پورے کرے جب تک کہ ہلال شوال ظاہر نہو قبل کمال کے ایک شہر والون نے جب چاند دیکھ لیا تو اب سب شہر والون کو اُنکی موافقت کرنا لازم ہے

## نیت روزہ

یہ نیت رات سے فجر کے پہلے کرنا چاہیے حفصہ نے رفعاً کہا ہے جسنے عزم صوم کا قبل فجر کے نہ کیا اُسکا روزہ نہ ہوا رَوَاہُ اَھلُ السُّنَنِ بہتر یہی ہے کہ ہر رات کو روزہ فردا کی نیت کرلیا کرے اگرچہ سارے رمضان کی ایک ہی بار نیت کرنا بھی نزدیک بعض کے روا ہے اور وصال کرنا صوم مین حرام ہے ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے حضرت صلعم نے وصال صوم سے منع فرمایا ہے کسی نے کہا آپ تو وصال کرتے ہین فرمایا اَیُّکُم مِثلِی اِنِّی اَبِیتُ یُطعِمُنِی رَبِّی وَیَسقِینِی مُتَّفَقٌ عَلَیہِ یعنی کیا تم میری طرح ہو مجھکو تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے +

## افطار مین جلدی کرنا

حدیث سہل مین فرمایا ہے لوگ ہمیشہ خیریت سے رہینگے جب تک کہ افطار مین جلدی کرینگے مُتَّفَقٌ عَلَیہِ جب رات ادھر سے آئی اور دن نے پیٹھ پھیری اور سورج ڈوب گیا تو اب روزہ دار افطار کرے مُتَّفَقٌ عَلَیہِ ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے اللہ نے فرمایا اَحَبُّ عِبَادِی اِلَیَّ اَعجَلُھُم فِطرًا رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ یعنی مین اُس بندہ کو بہت دوست رکھتا ہون جو روزہ کھولنے مین جلدی کرتا ہے روزہ کا کھجور سے افطار کرنا برکت ہے اگر نہ ملے تو پانی سے کھولے کہ طہور ہے جب تک افطار مین جلدی ہوا کریگی دین غالب رہیگا کیونکہ یہود و نصاری

افطار مین دیر لگاتے ہین +

## دعاے افطار

حضرت جب روزہ کھولتے کہتے ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ معاذ بن زہرہ نے کہا حضرت وقت افطار کے یون کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مُرْسَلًا +

## ثواب روزہ کھلوانیکا

زید بن خالد نے رفعاً کہا ہے جسنے روزہ دار کو افطار کرایا یا غازی کا سامان درست کر دیا اوسکو برابر اُنکے اجر ملیگا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ اسکی سند صحیح ہے +

## سحور کا بیان

انس رفعاً کہتے ہین تم سحری کیا کرو سحری کرنے مین برکت ہے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے مین یہی فرق ہے کہ ہم سحر کو کھاتے ہین اور وہ نہین کھاتے اسکو مسلم نے عمرو بن عاص سے رفعاً روایت کیا ہے حضرت نے سحری کا نام غداء مبارک رکھا ہے اور کھجور کو عمدہ سحور مومن کا کہا ہے غرضکہ وقت سحر کے تھوڑا بہت ضرور کچھ کھالے ایک دو دانہ تمر ہی سہی تاخیر سحور کی مثل تعجیل افطار کے مندوب و مستحب ہے فرمایا میری امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک کہ سحور مین دیر کریگی حضرت کی نماز اور سحری کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تھا جتنی دیر مین کوئی پچاس آیتین قرآن کی پڑھے +

## بیان تنزیہ صوم کا

ف۱ جاتی رہی پیاس اور تر ہو گئیں رگیں اور ثابت ہو گیا اجر اگر اللہ نے چاہا ۱۲ اسکو ابوداؤد نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ۱۲

ف۲ اے اللہ تیرے لئے روزہ رکھا اور تیری ہی روزی پر افطار کیا اسکو ابوداؤد نے مرسلاً روایت کیا ہے

ف۳ اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۲

ف۴ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ۱۲

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جس نے ترک نہ کیا قول زور کو اور عمل کرنے کو
اُسپر تو اللہ کو کچھہ حاجت اوسکے ترک طعام و شراب مین نہین ہی رواہ البخاری
مراد قول زور سے کلام باطل ہی جیسے جھوٹھہ بولنا جھوٹھی گواہی دینا کفر بکنا
افترا کرنا غیبت کرنا بہتان باندھنا تہمت لگانا لعنت کرنا گالی بکنا عمل بالزور
سے مراد فواحش کرنا ہے کیونکہ یہ گناہ مین برابر زور کے ہین انسان یہ
یہ کام کرنا حرام ہے اور انسے بچنا واجب اللہ ایسے روزے کو قبول نہین
کرتا روزہ دار کو سوا بھوک پیاس کے کچھہ حاصل نہین ہوتا جسکو حاجت نہانے
کی ہو احتلام یا صحبت سے اور فجر ہو جائے تو وہ نہاکر روزہ رکھے متفق علیہ
عن عائشۃ رفعاً ؞

## بیان بطلان صوم کا ؎

جسنے بھولکر کھایا یا پانی لیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے اللہ نے اوسکو کھلایا پلایا متفق علیہ
اوسپر کفارہ و قضا نہین ہی اور جسنے عمداً روزہ توڑ ڈالا وہ کفارہ دے مثل کفارۂ ظہار
کے یعنی ایک بردہ آزاد کرے یا دو ماہ لگاتار روزہ رکھے یا ساٹھہ مسکینون کو کھلاوے
بعض نے کہا ہے کہ یہ کفارہ فقط جماع سے لازم آتا ہی نہ کسی اور سبب سے اس لیے کہ اس شخص
نے جسکو اس کفارہ کا حضرت نے حکم دیا تھا انکو رمضان مین جماع کیا تھا لیکن ایک دوسری
روایت مین فقط ذکر افطار کا آیا ہی نہ جماع کا واللہ اعلم بعض کے نزدیک جماع نسیان ملحق
باکل و شرب نسیان ہی و الاول اولیٰ روزہ کھانے پینے سے عمداً اور عمداً قے کرنے سے
ٹوٹ جاتا ہی نہ قے کے خود بخود آنے سے اگر قے ہو گئی تو صائم پر اوسکی قضا نہین ہے ہان

لہ اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے
لہ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے
لہ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے

Prog-13162
HL:12798 B 6

عمداً قے کریگا تو روزہ قضا کرنا پڑے گا روزہ مین مسواک کرنا سرمہ لگانا درست ہے اسکو ترمذی وغیرہ نے عامر و انس سے رفعاً روایت کیا ہے گرمی و پیاس سے سر پر حالت صوم مین پانی بہانا درست ہے خود حضرت نے یہ کام کیا ہے۔ رَوَاہُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ

ف جسنے رمضان مین ایک روزہ بھی بغیر رخصت و مرض کے نہ رکھا وہ اگر صوم دہر رکھے تب بھی قضا اُس روزہ کی نہوگی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ وَاَهْلُ السُّنَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ دوسرا لفظ انکا یہ ہے بہت سے روزہ دار ہین جنکو اونکے روزے سے کچھ حاصل نہین ہوتا مگر پیاسا رہنا اور بہت سے قائم ہین جنکو انکے قیام سے کچھ نہین ہاتھ آتا مگر جاگنا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ ٥

| | | |
|---|---|---|
| ہم سے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا | | چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین + |

پھر جو شخص کسی عذر شرعی سے روزہ افطار کرے اوسپر قضا کرنا روزے کا واجب ہے جیسے مسافر و مریض کو اس قضا کا حکم خاص قرآن مین آیا ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ اور حدیث مین حیض کو بھی عذر ٹھہرایا ہے یہی حکم نفاس کا بھی ہے افطار کرنا روزیکا واسطے مسافر و مانند مسافر کو رخصت ہے اور اگر [illegible] یا ضعف قتال سے ڈرے تو پھر عزیمت ہے اور میت پر اگر روزے رہگئے ہون تو اوسکی طرف سے اُس مُردے کا ولی روزہ رکھے یہ اولی و افضل ہے یا اوسکی طرف سے ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلاوے یہ بھی کافی ہوتا ہے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالصَّحِيحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ اور جو بوڑھا مرد یا زن ادا و قضاے عاجز ہو وہ بھی عوض ہر دن کے ایک محتاج کو کھانا کھلاوے اُسپر کچھ قضا نہین ہے

۱۵ اسکو مالک و ابو داود نے روایت کیا ہے
۱۶ اسکو احمد و بخاری اور سنن والوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے
۱۷ اسکو دارمی نے [illegible] کیا ہے
۱۸ [illegible]
۱۹ [illegible] اس حدیث کو ترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ حدیث ابن عمر پر موقوف ہے

اسیطرح دودھ پلانے والی اور حاملہ روزہ نرکھین ہر دن کے عوض ایک
مسکین کو کھانا دیوین ابن عباس نے یہ حکم تفسیر آیت مین بیان کیا تھا یہی صحیح
ہے ف عائشہ رض کہتی ہین مجپر رمضان کے روزے ہوتے ہین اونکو قضا کر سکتی
مگر شعبان مین بسبب شغل کے متفق علیہ معلوم ہوا کہ جس سال کی قضا ہوا وسکو
اسی سال مین آخر سال تمام تک بجا لائے زیادہ تاخیر نکرے حدیث ابوہریرہ مین
فرمایا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو کہ روزہ نفل رکھے اور خاوند اوسکا موجود ہو
مگر اوسکے اذن سے اور نہ کسیکو گھر مین آنے دے مگر اوسکی اجازت سے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے

# بیان روزہ نفل کا

۱- چھ روزے شوال کے مستحب ہین ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے اس حساب سے
گویا سال تمام کے روزے ہو گئے اگر متصل رکھ سکے تو تمام ماہ شوال مین پورے
کرے ۲- نو دن مین ذیحجہ کے روزے رکھے انمین زیادہ تر تاکید عرفے کے
دن کی آئی ہے یہ روزہ عرفے کا دو سال کے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے
ایک سال گذشتہ دوسرے سال آیندہ ۳- روزے عشرہ محرم کے
مستحب ہین خصوصاً عاشورہ کے دن کہ اسکی بہت تاکید آئی ہے یہ ایک
سال کے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے اسکے ساتھ ایک دن اور ملالے یعنی نہم محرم
۴- شعبان مین جتنے روزے رکھے بہتر ہے حضرت ؐ اس ماہ مین کثرت سے
روزے رکھتے تھے ۵- پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا مستحب ہے حضرت ان
دونون مین قصد کرکے روزہ رکھتے اور فرماتے کہ مین پیر کے دن پیدا ہوا ہون

اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ۱۲

اسکو مسلم نے روایت کیا ہے ۱۲

اور اسی دن مجھپر وحی اوتری ہر ۶- ایام بیض کو روزے سنت ہین جو کوئی ہر مہینے مین تین روزے ۱۳-۱۴-۱۵ کو رکھتا ہے پھر رمضان کو رمضان تک پورا کرتا ہے تو گویا اوسنے صوم دہر رکھا یہ بھی آیا ہے کہ کبھی یہ روزے سنیچر اتوار پیر کو رکھتے اور کبھی منگل بدھ جمعرات کو وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ف افضل تطوع یہ ہر کہ ایک دن روزہ رکھے ایک دن افطار کرے داؤد علیہ السلام اسیطرح روزہ رکھتے تھے حجۃ اللہ البالغہ مین کہا ہے کہ طریقہ انبیاء کا صوم مین مختلف تھا نوح علیہ السلام صائم الدھر تھے عیسے علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار کرتے یا کئی دن تک ہمارے حضرت صلعم کبھی لگاتار رکھتے یہانتک کہ یہ گمان ہوتا کہ اب افطار نکرینگے اور کبھی لگاتار افطار کرتے یہانتک کہ یہ کہا جاتا کہ اب روزہ نرکھینگے لیکن سوا رمضان کے کسی مہینے کے پورے روزے نرکھتے یہ اس لئے کہ روزہ تریاق ہے اور استعمال تریاق کا بقدر مرض کے کیا جاتا ہے نوح علیہ السلام کا مزاج سخت تھا اور داؤد علیہ السلام صاحب قوت در یاضت تھے لڑائی کے وقت نہ بھاگتے عیسے علیہ السلام ضعیف البدن فارغ البال بے اہل مال تھے اس لئے ہر ایکنے اپنے حسب حال کو اختیار کیا ہمارے حضرت صلعم اپنے مزاج کو شناسا تھے فوائد صوم و افطار کے عارف تھے آپنے حسب مصلحت وقت جو چاہا اختیار کیا ف صوم دہر مکروہ ہے حضرت صلعم نے فرمایا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ابوموسی کا لفظ رفعا یہ ہے جسنے روزہ رکھا دہر کا تنگ کیجائیگی اوسپر جہنم اس طرح پچھ عقد تسعین کیا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ اسی طرح روزہ رکھنا تنہا دن جمعہ کو مکروہ ہے اسیطرح تنہا دن سنیچر کو حدیث صحاح مین اس سے نہی آئی ہے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ اسیطرح روزہ رکھنا دن دونون عید کے حرام ہر اسکو

---

ف واسطے ہر ایک ... وقت ہے وہ منع پھیر تا ... نہین روزہ رکھا ... ہمیشہ اس حدیث کو بخاری مسلم نے ابن عمر سے ... کیا ہے ۱۲

ف اسکو ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا ہے ۱۲

ف اسکو احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے ۱۲

شیخین نے ابو سعید سے رفعاً روایت کیا ہے اور مسلمانون کا اسپر اجماع ہے اسیطرح صوم ایام تشریق سے منع فرمایا ہے اسیطرح استقبال کرنا رمضان کا صوم یکدو یوم سے منع ہے ؛

## بیان اعتکاف کا

یہ عبادت ہر وقت مسجد و نمین مشروع ہے اسمین رغبت دلائی ہے کوئی دلیل وقت معین کے ساتھ مختص ہونے پر نہین آئی ہے ہان رمضان مین اعتکاف کرنا موکد تر ہے خصوصاً عشرہ اخیرہ مین جب معتکف ہو تو عمل صالح مین خوب سی کوشش و محنت کرے دن کو تلاوت و ذکر مین کاٹے رات کو جاگے تہجد پڑھے شبہاے قدر مین قیام کرے اس سے اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہین تعین شب قدر مین چالیس قول سے زیادہ آئے ہین یہ رات کچھ خاص ساتھ رمضان کے نہین ہر سال تمام مین چلتی پھرتی رہتی ہے جس سال قرآن اترا تھا اس سنہ مین اتفاقاً یہ رات رمضان ہی مین آپڑی تھی لکن رمضان مین مظنہ غالب ہے کہ شبہاے طاق مین ہوا کرتی ہے ۲۱ - ۲۳ - ۲۵ - ۲۷ یہ تاریخ اغلب تر ہے معتکف کسی کام کو باہر نہ آئے مگر پاخانہ پیشاب کو اس سے اعتکاف اوسکا فاسد نہ ہوگا ہان کھانے پینے کے لیے نہ نکلے معتکف کو سر دھونا کنگھی کرنا و نحوہا درست ہے عیادت بیمار و نماز جنازہ کے لیے بھی نہ نکلے راہ چلتے بیمار کو پوچھ لے واللہ اعلم ؛

تمام ہوا یہ رسالہ دن دوشنبہ کے ہفتم جمادی الاخریٰ ۱۳۱۶ھ کو ایک پاس روز مین والحمد للہ اولہ وآخراً

سنہ ۱۳۱۶ھ

در مطبع سعید المطابع بنارس طبع شد